بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیمِ   وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

یَاأَیُّھاالَّذِینَ آمَنُوا کُونُوا قَوَّامِینَ لِلّٰہِ شُھَدَاءِ بِالْقِسطِ وَلَا یَجرِمَنَّکُم شَنَآنُ قَومٍ عَلَی أَلَّا تَعدِلُوا
اِعدِلُواھُوَ أَقرَبُ لِلتَّقوَی وَاتَّقُوااللّٰہ إِنَّ اللّٰہَ خَبِیرٌ بِمَا تَعمَلُونَ (المائدہ۔۹)

اے مومنو!اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے اِنصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اِنصاف نہ کرو۔اِنصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اِس سے آگاہ ہے۔

مکالمہ ومخاطبہ کی فریب کاریاں

عزیزم جناب ڈاکٹر مجاہد سعید صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔

اُمید ہے آپ بخیر وعافیت ہونگے آمین۔غالباً آپ نے خاکسار کا مضمون (مولوی سلطانی صاحب کی دُکھتی رَگ پر اُسکے مرید کا ہاتھ)پڑھ کر مجھے ای میل لکھی تھی۔آپ لکھتے ہیں۔

It is a healthy sign that you have responded. As a claimant of Mamuriyyat you will really have to put yourself forward and not shy away from an open debate with Hazrat Sultani Sb.

’’یہ ایک صحت مندانہ اِشارہ ہے کہ آپ نے جواب دیا ہے۔ماموریت کے دعویدار ہونے کی حیثیت سے آپ کو قدم آگے بڑھانا چاہیے اور حضرت سلطانی صاحب سے ایک کھلی بحث سے کنی نہیں کترانی چاہیے۔‘‘

الجواب۔۔۔عزیزم۔مجھے علم نہیں کہ آپ نے اس عاجز کے دعوے کو کبھی پڑھا ہے یا کہ نہیں۔میں نے اپنے متعلق کافی کچھ بیان کیا ہوا ہے مختصراً یہاں بھی عرض کرتا ہوں کہ میرا کسی پیر فقیر خاندان سے تعلق نہیں اور نہ ہی میں کبھی دینی تعلیم حاصل کرنے کیلئے کسی دینی مدرسہ یا جامعہ میں داخل ہوا ہوں۔اگر کوئی اس عاجز پر یقین کرے تو میں یہ بھی کہتا ہوں کہ خاکسار اِن راہوں کا راہی نہیں تھا۔میں سمجھتا ہوں بلکہ یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو بطور موعود زکی غلام چن لیا ہے۔اور اس میں بھی میرا کوئی کمال نہیں بلکہ یہ سب محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔اگرچہ خاکسار اپنے دعویٰ غلام مسیح الزماں میں 101% سچا ہے لیکن پھر بھی اگر کوئی اس عاجز کے دعویٰ کو غلط سمجھتا اور مجھے غلطی خوردہ سمجھتا ہے تو وہ میدان میں آکر بذریعہ دلیل میری غلط فہمی کو دور فرمادے۔اگر میرا غلطی خوردہ ہونا ثابت ہوجائے تو میں اپنے دعویٰ پر نظر ثانی کرنے کیلئے تیار ہوں۔اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ انبیاء علیہم السلام کو جب اپنے الہامات کی توضیح وتفسیر میں اجتہادی غلطی لگ سکتی ہے تو پھر دوسرے لوگوں کو بھی اُنکے الہاموں کے سلسلہ میں یقیناً غلطی لگ سکتی ہے۔لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ اپنے دعویٰ یا نقطۂ نظر کے سلسلہ میں ہر خوف خدا رکھنے والے انسان کا یہی رویہ ہونا چاہیے۔ہمارے آقا حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کی سنت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔جیسا کہ آپ علیہ السلام اپنے ایک اشتہار میں فرماتے ہیں۔

’’تیسری شرط یہ کہ بحث وفات حیات مسیح میں ہو۔اور کوئی شخص قرآن کریم اور کتب حدیث سے باہر نہ جائے۔مگر صحیحین کو تمام کتب حدیث

پر مقدم رکھا جائے اور بخاری کو مسلم پر کیونکہ وہ اَصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر مسیح ابن مریم کی حیات طریقہ مذکورۂ بالا سے جو واقعات صحیحہ کے معلوم کرنے کیلئے خیر الطرق ہے، ثابت ہو جائے تو میں اپنے اِلہام سے دستبردار ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ قرآن کریم سے مخالف ہو کر کوئی اِلہام صحیح نہیں ٹھہر سکتا۔ پس کچھ ضرور نہیں کہ میرے مسیح موعود ہونے میں الگ بحث کی جائے۔ بلکہ میں حلفاً اِقرار کرتا ہوں کہ اگر میں ایسی بحث میں وفات عیسٰی میں غلطی پر نکلا تو دوسرا دعویٰ خود چھوڑ دوں گا۔ اور اِن تمام نشانوں کی پروا نہیں کروں گا جو میرے اِس دعوے کے مصدق ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم سے کوئی حجت بڑھ کر نہیں۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۲۳۵ تا ۲۳۶)

عزیزم ڈاکٹر مجاہد سعید صاحب۔ آپ چونکہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے موجودہ امیر کے صاحبزادے ہیں لہٰذا آپ کو بخوبی علم ہوگا کہ حضرت بانئے جماعتؑ نے ہم احمدیوں کو دلائل اور براہین کے رنگ میں جو روحانی مائدہ بخشی ہے۔ قادیانی خلیفوں اور علماء نے اسی روحانی مائدہ کے ذریعے قریباً ایک صدی تک غیر احمدی اور انجمن اشاعت اسلام لاہور کے مولویوں کا گھیراؤ کیے رکھا تھا۔ اب خاکسار اپنے موعود زکی غلام مسیح الزماں ہونے کے دعویٰ کیساتھ اپریل ۱۹۹۳ء سے اِنکے بالمقابل میدان میں کھڑا ہے۔ لیکن قادیانی خلفاء اور علماء اس عاجز کا سامنا کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ یہ بات سچ اور حق ہے اور اگر آپ کو اس میں کوئی شک ہو تو مولوی سلطانی سے پہلے اِنہیں میرے مقابلہ پر لانے کی کوشش کر کے دیکھ لیجئے۔ جہاں تک مولوی سلطانی صاحب کے دعوے کا تعلق ہے تو ابھی اُسکے دعوے کو جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے ہیں۔ مزید برآں یہ بات بھی غور طلب ہے کہ مولوی سلطانی صاحب کا دعویٰ مجددیت آنحضرتﷺ کی بیان فرمودہ حدیث مبارکہ:۔

﴿اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔'' (ابوداؤد کتاب الملاحم) کہ ''رسول خداﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس اُمت کیلئے ہر صدی کے سر پر ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو اسکے دین کی تجدید کرتا رہے گا﴾۔۔ کے مطابق کیا تجدیدی بشارت کے دائرہ میں آتا ہے؟؟ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ مجددوں اور مرسلوں کی بعثت اپنے وقت اور موسم پر ہوا کرتی ہے۔ یونہی بلا ضرورت اُنہیں اللہ تعالیٰ نہیں بھیجا کرتا بلکہ وہ عین ضرورت حقہ کے ماتحت آتے ہیں۔ کسی دعویٰ کی سچائی پرکھنے سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ کیا مدعی کا دعویٰ اپنے دعویٰ سے متعلقہ دائرہ بشارت کے اندر آتا ہے یا کہ نہیں۔ یہ اس لیے ضروری ہے کہ بعض لوگ دعویٰ تو کر بیٹھتے ہیں، کارہائے نمایاں بھی سرانجام دے لیتے ہیں اور بعض اوقات سچے جھوٹے الہاموں کا فریب دے کر لوگوں سے اپنا دعویٰ منوا بھی لیتے ہیں حالانکہ وہ دائرہ بشارت میں ہی نہیں آتے جیسا کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا دعویٰ مصلح موعود ہے۔

عزیزم۔ آپکے حضرت صاحب نے پچھلے سال مورخہ ۲۴ فروری ۲۰۱۲ء کو دو (۲) موضوعات (نبوت۔ پیشگوئی مصلح موعود) کے سلسلہ میں خاکسار کو تحریری مقابلہ کا چیلنج دیا تھا۔ جیسا کہ وہ اپنے خط کے آخر میں لکھتے ہیں۔۔۔ ''آخر میں میں آپ کو دلائل و براہین کے پلیٹ فارم پر دعوت دیتا ہوں کہ آئیں اور اپنے آپ کو سچا اور مجھے نعوذ باللہ جھوٹا ثابت کریں۔ مگر پیش از مقابلہ ہی میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ آپ کبھی مجھے دلائل کے میدان میں شکست نہیں دے سکتے۔ مجھے خدا نے پہلے سے خبر دے رکھی ہے۔ وَمَنْ حَیَّ عَنْ بَیِّنَۃٍ کہ تو وہ ہے جسے روشن دلائل

کیساتھ زندگی عطا کی گئی ہے۔مقابلہ کیلئے فیس بک اور میری ویب سائٹ پر ساری دنیا کے سامنے مقابلہ ہوگا۔آپ چاہیں تو اِسے جہاں مرضی نشر کریں۔ایک ایک موضوع پر بات کرنا مناسب ہوگا۔تا کہ دنیا کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔سب سے پہلے دو موضوعات مصلح موعود یا نبوت میں سے ایک چن لیں۔"

عزیزم۔خاکسار نے مولوی اِلہامی اور سلطانی صاحب کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے اُسکے پیش کردہ دونوں موضوعات کے سلسلہ میں دو جوابی مضامین لکھے تھے۔نبوت کے سلسلہ میں آپکے حضرت صاحب کے دو مضامین یعنی مسئلہ نبوت اور ایک عظیم الشان مباحثہ میں سے اُسکی غلط اور جھوٹی باتوں کے حوالے (references) دیدے کر نہ صرف ختم نبوت کے سلسلہ میں اُسکے جھوٹے اور گمراہ کن عقیدہ کا ردّ کیا تھا بلکہ حضرت بانئے جماعتؑ کے اِلہامات اور آپکے فرمودات کے ذریعہ آپؑ کو ایک اُمتی نبی ﴿مضمون نمبر۰۷۔حضرت مرزا صاحبؑ کی نبوت اور رسالت﴾ بھی ثابت کر کے اس کو دکھایا تھا۔اسی طرح پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں اِن کا ایک مضمون ﴿اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء۔ایک عظیم الشان انعام،ایک پیشگوئیوں سے بھرپور نشان﴾ ہے۔خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں مولوی سلطانی صاحب کے مذکورہ مضمون کے حوالے دیدے کر پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں نہ صرف اسکی لاعلمی اور جہالت کا بڑی اچھی طرح پول کھولا تھا بلکہ اُسے اپنے مضمون نمبر۲۷﴿کرگس کا جہاں اور ہے۔شاہین کا جہاں اور﴾ میں بیشمار ایسے حقائق سے بھی آگاہ کیا ہے جو کہ کسی پیشگوئی کے اصل مصداق سے پہلے بالعموم مومنوں کی نظر سے اوجھل رہتے ہیں۔آپکے نام نہاد مجدد صاحب کی طرف سے پیش کردہ دونوں موضوعات کے سلسلہ میں خاکسار نے سلطانی صاحب سے کہا تھا کہ جس طرح میں نے اِسکی غلط باتوں کے حوالے (references) دیدے کر اِنکا بطلان کیا ہے۔اسی طرح وہ بھی میرے جوابی مضامین میں سے میری غلط باتوں (اگر اُسکی نظر میں کوئی ہیں؟؟) کے حوالے دیدے کر میرے آگے اپنا جواب الجواب پیش کریں لیکن مولوی اِلہامی صاحب دُم دبا کر بھاگ گئے۔پچھلے سال میں نے اور میرے ساتھیوں نے چند ماہ تک پندرھویں صدی کے اس نام نہاد مجدد صاحب کی طرف سے اپنے جوابی مضامین کے جواب الجواب کا انتظار کیا لیکن اسکی طرف سے مکمل خاموشی کے بعد میں نے اس شکست خوردہ،ضدی اور ڈرامے باز مولوی کو اِسکے حال پر چھوڑ دیا۔خاکسار مولوی سلطانی صاحب کے دعویٰ مجددیت کے متعلق تیسرا مضمون بھی لکھنا چاہتا تھا لیکن میں نے اسکی جہالت کے پیش نظر اسکے دعوے کے متعلق کچھ لکھنے کا خیال ترک کر دیا۔آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنے حضرت صاحب اور اپنے اِلہامی صاحب سے پوچھیں کہ اس کا اِلہام "وَمَنْ حَیَّ عَنْ بَیِّنَۃٍ کہ تو وہ ہے جسے روشن دلائل کیساتھ زندگی عطا کی گئی ہے"۔۔۔کہاں گیا؟؟؟؟؟

عزیزم۔جماعت احمدیہ اصلاح پسند کا جلسہ سالانہ ۲۰۱۲ء جو گذشتہ سال ستمبر میں منعقد ہوا تھا۔میں نے اس جلسہ کے بعد مولوی سلطانی صاحب کے متعلق ہر قسم کا تبصرہ کرنا چھوڑ دیا تھا۔لیکن لگتا ہے آپکے مولوی اِلہامی صاحب میری اس خاموشی سے دلیر ہو گئے ہیں۔لیکن عزیزم۔ایسی کوئی بات نہیں ہے۔اس عاجز کو اس ڈرامے باز مولوی کے دعویٰ مجددیت اور اِسکے مکالمہ ومخاطبہ کی حقیقت کا بخوبی علم ہے لہٰذا میں نے اب تک صرف اپنا وقت بچانے کی خاطر اِسکی طرف توجہ نہیں کی۔اور آپ نے میرے متعلق یہ جو کہا ہے کہ مجھے مولوی سلطانی کے

بالمقابل زبانی بحث ومباحثہ(debate) سے کئی نہیں کترانی چاہیے۔میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپکے پاس اپنے اس بیان (میں مولوی سلطانی صاحب سے کنّی کتراتا ہوں) کی کیا دلیل ہے؟ ؟اور کیا آپ نے اپنے حضرت صاحب کی خوشنودی کیلئے ایسا کہا ہے؟؟

عزیزم۔آپ بخوبی جانتے ہیں کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے اپنے رسالہ تجلیات الٰہیہ میں پیشگوئی فرمائی ہوئی ہے کہ۔۔۔"اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دینگے۔"

خاکسار کا یہ دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے کی اس پیشگوئی کو آپکے موعودز کی غلام کے وجود میں پوری کرنا تھا اور وہ موعودز کی غلام یہ عاجز ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کی مذکورہ پیشگوئی کو اس عاجز کے وجود میں پورا فرمایا ہے۔اور اس عاجز کا یہ چیلنج صرف احمدیوں کیلئے نہیں بلکہ مسلمانوں سمیت دنیا کا کوئی بھی عالم اس موضوع پر اگر اس عاجز کیساتھ طبع آزمائی کرنا چاہے تو خاکسار حاضر ہے۔اور عجیب بات یہ ہے کہ آپ ایسے مدعی کے متعلق فرمارہے ہیں۔۔(and not shy away from an open debate with Hazrat Sultani Sb.)۔میں اس پر صرف اِناللہ وانا الیہ راجعون ہی پڑھ سکتا ہوں۔

عزیزم ڈاکٹر مجاہد سعید صاحب۔آپکا حضرت صاحب تو اتنا لاعلم ہے کہ اپنے مکالمہ ومکاطبہ کی مصروفیت کی وجہ سے اس بیچارے کو ابھی تک اتنی سادہ سی بات کا بھی علم نہیں ہوا کہ حضرت بانئے جماعتؑ نے جس وجود کو مصلح موعود کا لقب دیا تھا وہ موعودز کی غلام ہے۔ مصلح موعود کوئی الہامی الفاظ نہیں ہیں۔یہ صرف ملہم کے اپنے الفاظ ہیں اور اُنکا اپنے موعودز کی غلام کو دیا ہوا ایک خطاب ہے وبس۔اور آپکا یہ حضرت اِلہامی صاحب یہ بھی (۱۲/اپریل ۲۰۱۳ء کا خطبہ جمعہ) کہتا ہے کہ عبدالغفار جنبہ کا Virtue is God نظریہ نعوذ باللہ نعوذ باللہ ایک شیطانی نظریہ ہے۔اور کذب بیانی کرتے ہوئے لوگوں کو جھوٹے طور پر کہتا اور گمراہ کرتا پھر رہا ہے کہ عبدالغفار جنبہ نیک کام یا عمل صالح کو خدا کہہ رہا ہے۔۔۔

عزیزم۔آپ کا اِلہامی ہونے کا دعویٰ تو نہیں ہے اور یہ دعویٰ آپکے حضرت صاحب کا ہے۔میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس عاجز کے اِلٰہی اور اِلہامی نظریہ(Virtue is God) کو بغور وفکر پڑھ کر مجھے تقویٰ اور انصاف کیساتھ بتائیں کہ کیا اس نظریہ میں خاکسار نے نیک عمل یا عمل صالح کو خدا کہا ہے؟؟؟اور اگر میں نے یہ نہیں کہا تو پھر آپ اپنے حضرت صاحب کو سمجھائیں کہ حضور لوگوں کے متعلق ایسی کذب بیانیاں نہیں کرتے جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہ ہو۔اگر یہ دونوں باتیں یعنی (۱) Virtur is God ایک سچا اِلٰہی نظریہ ہے۔(۲) خاکسار ہرگز یہ نہیں کہتا کہ نیک عمل یا عمل صالح خدا ہے۔تو پھر کیا اس ثبوت کیساتھ آپکے اِلہامی صاحب کے مکالمہ ومخاطبہ کی حقیقت کھل نہیں جاتی کہ یہ سب اُسکے نفسانی خیالات ہیں جنہیں یہ مکالمہ ومخاطبہ کہتا پھر رہا ہے۔کیا ایسے عادی جھوٹے پر الہامات نازل ہو سکتے ہیں؟؟؟ہرگز نہیں۔

عزیزم۔خاکسار آپ اور دیگر لوگوں کی اطلاع کیلئے عرض کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِلہامی نظریہ Virtue is God میں نیکی کے اُس

سقراطی تصور(concept) کو خدا کہا ہے جس کو سقراط نے اپنے وقت میں علم کہا تھا۔نیکی کا یہ وہ تصور ہے جس کی حقیقت کو آج تک کوئی فلاسفر دریافت نہیں کر سکا۔جیسا کہ ایک مایہ ناز برطانوی مفکر ڈبلیو ٹی سٹیس اپنی کتاب یونانی فلسفہ کی تنقیدی تاریخ کے صفحہ ۱۴۹ پر لکھتا ہے۔

"But as, for Socrates, the sole condition of Virtue is knowledge, and as knowledge is just what can be imparted by teaching, it followed that virtue must be teachable.The only difficulty is to find the teacher, to find someone who knows the concept of virtue. What the concept of virtue is that is, thought Socrates, the precious piece of knowledge, which no philosopher has ever discovered and which, if it were only discovered, could at once be imparted by teaching, where upon men would at once become virtuous."(A critical History of Greek Philosophy" by W.T. Stace P,149)

’’لیکن جیسا کہ سقراط کیلئے نیکی کی تنہا شرط اِس کا علم ہونا ہے اور جیسا کہ علم قطعی ہے جس کو بذریعہ تعلیم سکھایا جا سکتا ہے۔اِس سے معلوم ہوا کہ نیکی بھی قابل تعلُّم ہونی چاہیے۔مشکل صرف یہ ہے کہ کسی معلم کو ڈھونڈا جائے جو نیکی کے تصور کو جانتا ہو۔نیکی کا وہ تصور جسے سقراط نے سوچا اور جو علم کا انمول جز ہے جس کو کسی مفکر نے آج تک دریافت نہیں کیا اور اگر کبھی وہ دریافت ہو گیا تو فوراً اُسے پڑھایا جائے گا اور اِس طرح انسان فوراً نیک ہو جائیں گے۔‘‘

مجھے اُمید ہے اب سب قارئین کو علم ہو گیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے (Virtue is God) کا اِلہام اس عاجز پر کس مفہوم میں نازل فرمایا ہے۔اور یہ بھی کہ میں کس مفہوم میں لوگوں کو ’’نیکی خدا ہے‘‘ کہہ رہا ہوں۔میں یقین رکھتا ہوں کہ مولوی الہامی صاحب ابھی تک اس عاجز کے نیکی کے تصور کو نہیں سمجھے۔نیکی کے اس تصور کو اگر وہ سمجھ گئے ہوتے تو شاید ایسی یاوہ گوئیاں اور ٹامک ٹوئیاں نہ مارتے۔قارئین کے افادہ کیلئے میں یہاں بتاتا ہوں کہ پچھلے سال ۵/ اکتوبر سے ۲۸/ دسمبر ۲۰۱۲ء تک خاکسار نے نیکی کے اس تصور کے متعلق تیرہ (۱۳) خطبات دیئے تھے۔میں مولوی الہامی صاحب کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے دماغ کی صفائی کیلئے وہ یہ خطبات جمعہ ضرور سنیں تا کہ اِن کا دماغ روشن ہو۔اللہ تعالیٰ مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا (الاحزاب۔۷۱) اے مومنوں! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف اور سیدھی بات کرو۔۔۔۔عزیزم۔میں آپ ایسے پڑھے لکھے انسان سے توقع رکھتا ہوں کہ آپ تعصب اور ہر قسم کی جانبداری کو نظر انداز کرتے ہوئے ہمیشہ صاف، سیدھی اور سچی بات کریں گے۔۔۔گذشتہ سال مورخہ ۹/ اگست ۲۰۱۲ء کو کسی ڈاکٹر رشید جہانگیری صاحب نے میرے حوالہ سے اپنی ایک ای میل میں لکھا تھا۔

"Nasir Ahmad Sultani few months ago gave MUBAILIAH (prayer duel)challenge to Abdul Ghaffar Jumba of Germany. This challenge was on STATUS OF

HMGA. Jumba did NOT accept the challenge. As he knows that HMGA status was NOT what followers of Mirza Mahmud Ahmad believe i.e. "Prophet". Nasir Sultani gave this challenge, as he knows very well that HMGA NEVER held belief that he was Prophet. This truth made Sultani bold, and he challenged Jumba to Mubailiah. Jumba did not accept it. But this challenge got Sultani another follower i.e. Dr.Abdul Ghani.The one of the "TWO ANGELS" of Sultani. Now i ask Nasir Sultani to challenge another claimant of 15th Islamic Century "Mujadid" from Bangladesh. This new Bengali Mujadid name is 'Syed Muhammad Dillur Rehman'." https://reformer1500.wordpress.com/mujaddid/ RJ .

ترجمہ۔"چند ماہ پہلے ناصر احمد سلطانی نے جرمنی کے عبدالغفار جنبہ کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ یہ چیلنج حضرت مرزا غلام احمد کے مقام و مرتبہ کے بارے میں تھا۔ جنبہ نے اس چیلنج کو قبول نہ کیا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ حضرت مرزا غلام احمد کا مقام و مرتبہ وہ نہیں ہے جیسا کہ مرزا محمود احمد کے پیروکار یقین رکھتے ہیں یعنی "نبی"۔ ناصر احمد سلطانی نے یہ چیلنج دیا کیونکہ وہ بڑی اچھی طرح جانتا تھا کہ حضرت مرزا غلام احمد نے کبھی نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ اس سچ نے سلطانی کو دلیر کر دیا اور اُس نے جنبہ کو مباہلہ کا چیلنج دیدیا۔ جنبہ نے اِسے قبول نہ کیا۔ لیکن اس چیلنج کی بدولت سلطانی کو ایک اور پیروکار مل گیا یعنی ڈاکٹر عبدالغنی۔ سلطانی کے دو فرشتوں میں سے ایک۔ میں اب سلطانی سے پوچھتا ہوں کہ وہ بنگلہ دیش کے پندرھویں صدی کے ایک اور مجدد کو چیلنج دیں۔ اِس نئے بنگالی مجدد کا نام "سیددل الرحمٰن" ہے۔" آر جے

خاکسار نے ڈاکٹر رشید جہانگیری صاحب کی ای میل کے جواب میں جماعت احمدیہ کے تمام گروپوں کے نام بشمول جناب مولوی سلطانی صاحب ایک مضمون (نیوز نمبر ٦٨۔ **اعلام عام۔۔بسلسلہ۔۔مباہلہ**) لکھا تھا۔ بعدازاں آپکے حضرت صاحب نے تو یہ بیان دے دیا کہ میں نے عبدالغفار جنبہ کو مباہلہ کا کوئی چیلنج نہیں دیا ہے۔ اور حقیقت پسند پارٹی کا یہ چیمپئن (champion) ڈاکٹر رشید جہانگیر صاحب بھی غائب ہوگیا۔ واضح رہے کہ ماریشس کے منیر احمد اعظم صاحب مولوی سلطانی صاحب کو پہلے ہی مباہلہ کا چیلنج دے چکے ہیں۔ سنا ہے کہ مولوی سلطانی صاحب نے دو (٢) ماہ پیشتر جناب مرزا مسرور احمد صاحب (جس سے ۲۰۰۹ء تک اِلہامی صاحب معافیاں مانگتے رہے بحوالہ خط بنام مرزا مسرور احمد صفحات ٦، ٧ مرقومہ ١٧/ستمبر ۲۰۰۹ء) کو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔

عزیزم ڈاکٹر مجاہد سعید صاحب۔ میرا آپ سے سوال ہے اور آپ اپنے حضرت صاحب سے پوچھیں کہ اُس نے اُن مدعیوں کا مباہلہ کا چیلنج کیوں قبول نہیں کیا تھا جو اس کو پہلے ہی مباہلہ کا چیلنج دے چکے ہیں؟؟ اگر الہامی صاحب کو اپنے دعویٰ مجددیت اور اپنے مکالمہ و مخاطبہ میں اتنا ہی حق الیقین ہے تو اس نے عبدالغفار جنبہ کے متعلق بدزبانی اور غلاظت بکنے کی بجائے اُس کا مباہلہ کا چیلنج قبول کر کے اُسے میدان

مباہلہ میں کیوں نہیں بلایا؟؟؟؟؟؟ کامن سینس (common sense) کی بات ہے کہ جو مباہلہ کیلئے بلائے۔ اُسکا مباہلہ کا چیلنج قبول کرکے میدان میں اُترنا چاہیے نا کہ جس سے کل تک معافیاں مانگی ہیں اُسے مباہلہ کا چیلنج دیتے پھرو۔ اگر حضرت مرزا غلام احمدؑ واقعی غیر نبی تھے اور جناب مرزا مسرور احمد صاحب حضورؑ کو نبی کا درجہ دے کر واقعی بہت بڑا گناہ کیے ہوئے ہیں۔ تو اِس ضمن میں میرا دوسرا سوال یہ ہے اور آپ اپنے حضرت صاحب سے یہ سوال پوچھیں کہ ۲۰۰۹ء میں جب یہ جناب مرزا مسرور احمد صاحب سے معافیاں مانگ رہا تھا۔ تو اُس وقت الہامی صاحب کو الہام کرنیوالے نے یہ نہیں بتایا تھا کہ جس گمراہ سے تو معافیاں مانگ رہا ہے میں نے تو بہت جلد اِن گمراہوں کی اصلاح کیلئے تمہیں مجدد صدی پانزدہم بنانا ہے۔ اور اے میرے ملہم تو اِن سے معافیاں کیوں مانگ رہا ہے؟؟؟ آگے آپ لکھتے ہیں۔

It would be nice if you could agree to a debate, as opposed to an ongoing monologue. I do feel sorry for your follower who tried to debate with Sultani Sb, as he had no clue where the blows were coming from.

''جاری خود کلامی کے بالمقابل اگر آپ بحث کیلئے رضامند ہوجاؤ گے تو یہ عمدہ ہوگا۔ مجھے افسوس ہے کہ آپکے پیروکار نے سلطانی صاحب سے بحث کرنا چاہی لیکن اُسے پتہ ہی نہیں تھا کہ اُس پر کہاں سے حملہ ہو رہا ہے۔''

الجواب۔ عزیزم۔ آپکے حضرت صاحب نے اس عاجز کے پیروکار کیساتھ جو زبانی بحث و مباحثہ کیا تھا۔ یہ بحث میں نے سن لی ہے۔ اِنشاء اللہ تعالیٰ اِس بحث کی حقیقت بہت جلد آپ کو معلوم ہوجائے گی۔ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ غور و فکر کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''اصل بات یہ ہے کہ جب تک اِنسان کسی بات کو خالی الذہن ہو کر نہیں سوچتا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا اور غور سے نہیں سنتا۔ اُس وقت تک پرانے خیلات نہیں چھوڑ سکتا۔ اِس لیے جب آدمی کسی نئی بات کو سُنے تو اُسے یہ نہیں چاہیے کہ سُنتے ہی اُس کی مخالفت کیلئے تیار ہوجاوے بلکہ اُس کا فرض ہے کہ اُس کے سارے پہلوؤں پر پورا فکر کرے اور اِنصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالےٰ کے خوف کو مدنظر رکھ کر تنہائی میں اِس پر سوچے۔'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱ تا ۲)

عزیزم ڈاکٹر مجاہد سعید صاحب۔ واضح رہے کہ قبل ازیں تحریری مناظرہ کا چیلنج میں نے تو مولوی سلطانی صاحب کو نہیں دیا تھا بلکہ یہ اِنہی کا چیلنج ہے۔ اور اگر اس قسم کے تحریری مناظرے فائدہ سے خالی ہیں تو پھر مولوی سلطانی صاحب کو شروع میں ہی تحریری مناظرے کا چیلنج دینے کی بجائے مجھے زبانی بحث و مباحثہ (debate) کا چیلنج دینا چاہیے تھا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ تحریری مناظرے بھی فائدہ سے چنداں خالی نہیں ہوتے بلکہ سعید اور متقی حضرات کو ان سے بھی حقیقت کا پتہ مل جاتا ہے۔ اگر کسی انسان کے اندر خوف خدا ہو اور وہ غیر جانبدار ہو کر صرف سچائی کی تلاش کرنا چاہے تو نبوت اور پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق ہم دونوں (خاکسار اور مولوی سلطانی) کی تحریروں میں اُس کیلئے کافی راہنمائی موجود ہے۔ ۲۰۰۸ء میں انجمن اشاعت اِسلام لاہور والوں نے نبوت کے متعلق اپنا رسالہ (آئین پاکستان اور مسلمان فرقہ احمدیہ) اس عاجز کے آگے پیش کرکے اس موضوع پر بات چیت کا آغاز کیا تھا (مضامین نمبر ۳۹، ۴۰) لیکن بعد ازاں وہ بھاگ کھڑے

ہوئے۔قادیانی خلفاء اور علماء کو بھی میں ہر قسم کی پیش کش کر چکا ہوں لیکن وہ بھی بحث ومباحثہ کرنے کیلئے تیار نہ ہوئے۔

عزیزم ڈاکٹر مجاہد سعید صاحب۔اگر آپ اس عاجز کی مولوی سلطانی صاحب سے بحث ومباحثہ میں دلچسپی رکھتے ہیں تو خاکسار کو مولوی صاحب سے بحث ومباحثہ کرنے میں بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔خاکسار اس کیلئے بھی تیار ہے لیکن بحث ومباحثہ کا کوئی مقصد ہونا چاہیے نہ کہ بحث برائے بحث جس کا کہ اب تک الہامی صاحب کے طریقہ کار سے پتہ ملا ہے۔خاکسار اس ضمن میں عرض کرتا ہے کہ (اولاً) اس زبانی بحث ومباحثہ (debate) سے پہلے ایک تو میں مولوی سلطانی صاحب کی اُن غلط اور بے بنیاد جھوٹی باتوں کا تحریری جواب دینا چاہتا ہوں جو میری خاموشی کے دوران آج تک اُس نے اس عاجز کی طرف منسوب کی ہیں۔(ثانیاً) اس زبانی بحث ومباحثہ (debate) سے پہلے ضروری ہے کہ نبوت اور پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں جس طرح میں نے مولوی سلطانی صاحب کی غلط باتوں کے حوالے (references) دیدے کر اِنکا بطلان کیا ہے۔اسی طرح وہ بھی میرے دونوں مضامین (مضامین نمبر ۷۰، ۷۲) میں سے ایسی باتوں (جو اُسکی نظر میں غلط ہوں) کے حوالے دیدے کر ان کا بطلان کر کے دکھائے۔اگر اِلہامی صاحب اس کیلئے تیار نہ ہوں تو اس ضمن میں اُس کا کوئی شاگرد رشید طبع آزمائی کرنا چاہے اور اپنے حضرت صاحب کے سر پر سے یہ قرض اُتارنا چاہے تب بھی مجھے خوشی ہوگی۔(ثالثاً) اِسکے بعد خاکسار آپکی اور مولوی سلطانی صاحب کی خواہش کے مطابق اِن سے زبانی بحث ومباحثہ کرے گا لیکن یہ بحث ومباحثہ فون پر نہیں ہوگا بلکہ آمنے سامنے بیٹھ کر کسی مناسب جگہ (جرمنی، برطانیہ یا کسی مناسب جگہ پر) باہمی طور پر مقرر کردہ شرائط کے مطابق ہوگا۔اس زبانی بحث ومباحثہ کو دونوں جماعتیں ریکارڈ کریں گی۔اس بحث ومباحثہ کے منصفین بھی باہمی رضامندی کیساتھ مقرر ہوں گے۔ہمارا یہ زبانی بحث و مباحثہ تین موضوعات پر ہوگا۔(۱) نبوت (۲) پیشگوئی مصلح موعود (۳) مجددیت۔آخر میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپکے حضرت الہامی صاحب قادیانی فیکٹری جامعہ احمدیہ کے تربیت یافتہ پکے مولوی ہیں۔اور اِن مولویوں نے اسلام اور احمدیت کو جتنا نقصان پہنچایا ہے اتنا کسی نے بھی نہیں۔آنحضرت ﷺ نے تو ایسے مولویوں کو بندر اور سوئر قرار دیا ہوا ہے لیکن ماضی قریب کے ایک جہاں دیدہ دانشور ڈاکٹر محمد اقبال صاحب نے اپنے تجربے کی روشنی میں اِن مولویوں کے متعلق پنجابی زبان میں کہا تھا کہ۔۔۔''جدوں مولوی صرف نحو وِچ وَڑدا ہے تاں اِنج جاپدا اے جیویں سور بیلے نوں وَڑ گیا اے''۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دین اسلام اور سادہ مسلمانوں کو ایسے خناس مولویوں سے بچائے۔میں دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپکے اہل وعیال کو اپنی حفظ واَمان میں رکھے اور ہمیشہ صراطِ مستقیم پر چلائے آمین۔والسلام

خاکسار

عبدالغفار جنبہ/کیل۔جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (مجدد صدی پانزدہم)

۳۰/اپریل ۲۰۱۳ء

☆☆☆☆☆☆☆☆